محمد عابد مسعود ڈوگر

یہودی سازشیں اور امتِ مسلمہ

''یہود'' نام سنتے ہی ذہن میں شرارت، فساد اور اس جیسے الفاظ گردش کرنے لگتے ہیں۔ تاریخ اس بات کی خبر دیتی ہے کہ زمین جب بھی شر، فساد اور بدامنی کا شکار ہوئی، یہود کی وجہ سے ہی ہوئی، ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ہرے بھرے جنگلات کو آگ دکھا کے دور کھڑا اس تباہی کا خوشی سے نظارہ کرتا ہے۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ جنگل ایک قدرتی سبب ہیں، زمین پر بارانِ رحمت کے نزول کا۔ اس ایک شخص کی شرارت کی وجہ سے پورا علاقہ خشک سالی، قحط اور نہ جانے کن کن آفات کا شکار ہو جاتا ہے۔

یہ راندۂ درگاہ قوم جہاں بھی گئی وہ خطہ جلد یا بدیر ضرور بدامنی کا شکار ہوا، اس میں مسلم غیر مسلم کی ہرگز کوئی تفریق نہیں ہے۔ انہوں نے جہاں ڈیرے ڈالے وہ علاقہ طرح طرح کی ''سوغات'' سے بھر گیا۔ قریب قریب اس کی بڑی مثال جرمنی ہے، جہاں انہوں نے اپنی خباثتوں کے ایسے جال بچھائے کہ بالآخر آنجہانی ہٹلر کو انہیں اجتماعی طور پر قتل کرنا پڑا جو بچ گئے ان کو جوتے چھوڑ کر وہاں سے بھاگنا پڑا۔ آج بھی واشنگٹن ڈی سی میں موجود عجائب گھر میں ان کی ہٹلر کی صفائی مہم سے متعلقہ باقیات دیکھی جا سکتی ہیں۔ ان کی انہی شرارتوں کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک قانون مقرر کر دیا ہے کہ قیامت تک وقفے وقفے سے ان پر ایسے لوگوں کو مسلط کیا جاتا رہے گا جو انہیں ان کی خباثتوں کی بنیاد پر بڑا عذاب دیتے رہیں گے۔ اس خدائی وعدے کی ہمیں تاریخ میں دو بڑی مثالیں ملتی ہیں۔ پہلی مثال سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے، آپؓ نے جب اپنی خلافت کے شاندار دور میں اسلامی ریاست کی حدود بڑھائیں اور دنیا کے تقریباً نصف سے زائد حصے پر خلافت قائم ہوئی تو یہودیوں نے سازشوں کے جال بننا شروع کر دیئے، اسلامی ریاست کو اندرونی و بیرونی طور پر خلفشار کا شکار بنانے لگے تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خداداد سیاسی بصیرت سے ان کے وجود سے اسلامی ریاست کو صاف کرنے کے پروگرام پر عمل شروع کیا اور دنیا بھر ان سازشیوں کا سر کچل دیا گیا۔ دوسری مثال ہٹلر کی ہے، جس نے مختلف طریقوں سے اجتماعی طور پر ان فسادیوں کو قتل کیا اور ان کے وجود پر ایسے زخم لگائے کہ جنہیں آج تک یہودی چاٹتے پھرتے ہیں۔

یہودی جہاں بھی ٹھہرے خلق خدا کا جینا محال کر دیا۔ آپ دیکھیں کہ گزشتہ تقریباً ۵۳ برسوں سے یہ فلسطین کی زمین پر عیسائیوں کی حمایت سے قبضہ جمائے بیٹھے ہیں اور دنیا کے کونے کونے سے یہودی اس خطے میں آ کر جبراً آباد

ہو رہے ہیں۔ وہ فلسطینی جو صدیوں سے وہاں مقیم تھے، انہیں یہودیوں نے گھر سے بے گھر کر دیا ہے، فلسطینی مسلمانوں کی چوتھی نسل اردگرد کے ممالک میں قائم مہاجر بستیوں میں رہ رہی ہے، جس طرح ان مظلوموں پر یہودیوں نے زمین تنگ کر رکھی ہے وہ ساری دنیا کے سامنے ہے۔ ظلم و بربریت کا وہ کونسا حربہ ہے جو ان نہتے مجبوروں پر آزمایا نہیں گیا؟ انسانی حقوق سے محروم یہ انسان انسانیت کا پرچار کرنے والی مہذب دنیا کیلئے سوالیہ نشان ہیں، ظلم کی چکی میں بری طرح پسنے والا فلسطینی انسان پتھر کے دور سے بھی بری زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ ساری دنیا کا کفر اس درندہ صفت قوم کے مظالم پر نہ صرف خاموش ہے بلکہ اندر کھاتے اور ظلم کا معاون بھی ہے۔ غیروں سے کیا گلہ اپنوں نے بھی اس بارے میں گونگے شیطان کا کردار اپنا رکھا ہے، یہ سارا کچھ اس خطے کے دولت مند حکمرانوں اور عوام کی عیاشیوں کا کیا دھرا ہے۔ اگر وہ ذمہ داری کا ثبوت دیں اور دیوسیت کو ترک کر دیں تو فلسطین کا مسئلہ چند دنوں میں حل ہو سکتا ہے۔ نجانے کب ہمیں ہوش آئے گا اور ہم اپنے جسم کے اس حصے کی تکلیف کا احساس کر پائیں گے۔

گزشتہ دنوں امت کی اس بے حسی پر اسرائیل کے وزیراعظم نے ہمارے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا ہے۔ ہم اس کے بیان کا متن یہاں درج کرتے ہیں، اس امید کے ساتھ کہ شاید امت جاگ جائے اور اپنے نقصان کی تلافی کیلئے تیار ہو جائے۔

''یہودی آج بھی اللہ کی پیاری مخلوق ہے اور اس نے یہودیوں کو دنیا کی ہر نعمت سے نواز رکھا ہے اور آج یہودی دنیا میں پہلے کی طرح اپنے قدم جما رہے ہیں۔ یہودی ایک متحد قوم ہے اور اپنے مذہب کے تحفظ کیلئے تیار ہے۔ لیکن آج مسلمانوں کا شیرازہ بکھر چکا ہے اور وہ متحد نہیں ہو سکتے۔ اب بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کو آزاد کرانا، ان کے بس میں نہیں کیونکہ اب ان میں (حضرت) عمرؓ اور صلاح الدین ایوبیؒ والا جذبہ نہیں رہا۔ وہ اپنے فروعی مسائل میں الجھے ہوئے ہیں اور عیاشی میں بری طرح پھنس چکے ہیں۔ اب مسلمان عیاشی کا سمبل بن چکے ہیں جب تک یہ عیاشیوں میں ڈوبے رہیں گے ہمارے مفادات کا تحفظ خود بخود ہوتا رہے گا۔ فلسطینیوں کو اگر رہنا ہے تو ہمارے تابع ہو کر رہنا پڑے گا ورنہ ان کو سختی سے کچل دیا جائے گا، ہمارے شہریوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ آئندہ انہیں ہر قسم کا تحفظ فراہم کریں گے۔ فلسطینیوں کی دہشت گردی کو کچلنا ہمارا نصب العین ہے۔ یہودیوں کو آباد کرنے کیلئے اسرائیل میں مزید نئے شہر تعمیر کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے ہر ملک میں یہودیوں کی بستیاں اور ٹاؤنز تعمیر کئے جائیں گے، ان کی تعمیر و ترقی کیلئے فنڈز اسرائیل سے جاری کئے جائیں گے۔ بھارت سے ہمارا رشتہ بہت پختہ ہے وہاں یہودیوں کو مضبوط کرنے کیلئے بھارت سے مزید معاہدے کریں گے''۔

مسٹر ایریل شیرون نے ہماری کمزوریوں کی کس طرح نشاندہی کر کے اپنے خوفناک منصوبوں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جو قوم چند لاکھ سے زیادہ نہیں وہ پوری دنیا میں دھڑلے سے آباد ہونے کے منصوبے بنا رہی ہے، ہائے افسوس! کہ ہم

نے فاروق وایوبی کے طرز زندگی کو فراموش کر دیا۔ جو قوم عزت والے بڑوں کا راستہ ترک کر دے اور اغیار کے نقوش اقدام میں فلاح ڈھونڈ لے اسے عزت کیونکر مل سکتی ہے۔ اس سارے بیان کو ہم اپنے منہ پر ایک زوردار تھپڑ کے سوا کیا نام دے سکتے ہیں؟ اب تو ہوش آ جانا چاہیے اور آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ اگر آج بھی ہم غفلت کی نیند سوتے رہے اور ان خوفناک منصوبوں سے صرف نظر کرتے رہے تو وہ وقت دور نہیں جب آج سے کہیں بھاری ذلت کا طوق ہماری گردنوں میں ہوگا۔ امت کو چاہیے کہ باہمی اختلافات کو اس نازل گھڑی میں فراموش کر دے اور آپس میں ربط وضبط پیدا کرے اور ہر مسلمان اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے ہوئے جو کچھ اس سے بن پڑے کر گزرے۔ مثلاً دین سے اپنا تعلق مضبوط کرے اور یہودی اقتصادیات کا بائیکاٹ اور دوسرے ذرائع سے کمزور کرنے کی کوشش کرے، عرب ممالک کو چاہیے کہ اسرائیل اور اس کے ساتھی بھارت سے تمام کاروباری روابط فوراً ختم کریں۔ پاکستان اوّل دن سے یہودیوں کے نشانے پر ہے۔ ہمارے پڑوسی سے اس کے خطرناک تعلقات کا ہر طرح سے احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

تحریک حریت کشمیر کو کچلنے کیلئے ہنود و یہود گھٹ جوڑ کسی سے پوشیدہ نہیں، ہم اپنے پڑوس میں اس کے بڑھتے ہوئے تعلقات کو وطن عزیز کی سلامتی کیلئے بہت بڑا خطرہ خیال کرتے ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ پوری قوم آج اس خطرے سے خبردار ہو جائے اور آنے والے مشکل وقت کیلئے تیار ہو جائے۔ پاکستان کا نظریاتی تشخص خراب کرنے والوں سے گزارش ہے کہ اس ملک کا وجود اسلام کا ہی مرہون منت ہے۔ اگر اس کی بنیادوں سے اسلام کو نکالنے کی کوشش کی گئی تو پوری عمارت دھڑام سے نیچے آ گرے گی۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ جس مقصد کیلئے ہم نے یہ علیحدہ ملک بنایا تھا آج وہ وعدہ پورا کر دیا جائے۔ صرف یہی ایک صورت ہے جو ہمیں تباہی سے بچا سکتی ہے۔ اگر ہم نے ہوش نہ کیا اور غفلت کی نیند سوتے رہے تو آنے والا کل ہمارے لئے بڑا ہی کڑا ثابت ہوگا۔ غیر کبھی ہمارے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان کو خوش کرنے کیلئے اپنوں کے بارے میں ہم نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اسے ترک کرنے کی ضرورت ہے۔ ذیل میں ہم مشہور یہودی رہنما اور اسرائیل کے سابق وزیر اعظم ''بن گورین'' کی ایک تقریر کا اقتباس ذکر کرتے ہیں۔ اسے پڑھ کر اندازہ ہوگا کہ یہودی اور بنیئے کا اتحاد ہمارے لئے کیا گل کھلائے گا۔ اگر آج ہم نے سستی نہ چھوڑی اور اپنے آپ کو ہم نے متحد نہ کیا تو آنے والے وقت میں ہمارے لئے سوائے رسوائی کے کوئی اور راستہ نہ ہوگا۔ اللہ کا یہودیوں سے متعلقہ قانون اپنی جگہ برحق کہ وہ انہیں قیامت تک وقفے وقفے سے عذاب دیتا رہے گا لیکن اس کا یہ قاعدہ بھی ہمیں ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ جب تک کوئی قوم خود اپنی حالت بدلنے کیلئے تیار نہ ہو خدا نے آج تک ایسی کسی قوم کی حالت نہیں بدلی اس لئے اجتماعی توبہ کر کے اللہ کی طرف مکمل رجوع کے سوا ہمارے سامنے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اب دیکھئے! یہودی راہنما کے بیان کا اقتباس اور غور کیجیے کہ سازش کتنی گہری اور پرانی ہے۔

اسرائیل کے پہلے وزیر اعظم ڈیوڈ بن گورین (Ben Gurion) نے اس حقیقت کا اعتراف 1967ء کی عرب

اسرائیل جنگ کے فوراً بعد کیا۔ انہوں نے پیرس (فرانس) کی ساربون یونیورسٹی میں ممتاز یہودیوں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

''بین الاقوامی صیہونی تحریک کو کسی طرح بھی پاکستان کے بارے میں غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ پاکستان درحقیقت ہمارا اصلی اور حقیقی آئیڈیالوجیکل (نظریاتی) جواب ہے۔ پاکستان کا ذہنی وفکری سرمایہ اور جنگی وعسکری قوت و کیفیت آگے چل کر کسی بھی وقت ہمارے لئے باعث مصیبت بن سکتی ہے، ہمیں اچھی طرح سوچ لینا چاہیے۔ بھارت سے دوستی ہمارے لئے نہ صرف ضروری ہے بلکہ مفید ہے۔ ہمیں اس تاریخی عناد سے لازماً فائدہ اٹھانا چاہیے جو ہندو، پاکستان اور میں رہنے والے مسلمان کے خلاف رکھتا ہے۔ یہ تاریخی دشمنی ہمارے لئے زبردست سرمایہ ہے لیکن ہماری حکمت عملی (Strategy) ایسی ہونی چاہیے کہ ہم بین الاقوامی دائروں کے ذریعہ ہی بھارت کے ساتھ ربط وضبط رکھیں''۔ (''یروشلم پوسٹ'' ۹ راگست ۱۹۶۷ء)

یہی بات ایک دوسرے پیرائے میں امریکی کونسل فار انٹرنیشنل ریلیشنز کے زیر اہتمام چھپنے والی ایک کتاب ''مشرق وسطی سیاست اور عسکری وسعت'' (Middle East Polities & Military Dimensions) میں کہی گئی ہے، جس میں اس نظریے کا پاکستان کی مسلح افواج اور سول ایڈمنسٹریشن کے کردار کے حوالہ سے ذکر کیا گیا ہے:

''پاکستان کی مسلح افواج، نظریہ پاکستان، اس کے اتحاد وسلمیت اور استحکام کی ضامن بنی ہوئی ہیں۔ جبکہ ملک کی سول ایڈمنسٹریشن بالکل مغرب زدہ ہے اور نظریہ پاکستان پر یقین نہیں رکھتی''۔

اسی کتاب کا مصنف عالمی شہرت یافتہ پروفیسر جی پروئینز ہے جس نے بڑی کاوش سے واقعات اور مستند حوالوں کو یکجا کیا تاکہ یہودیوں کی بین الاقوامی تحریک کے کارکن (International Zionists) ٹھیک ٹھیک نشانے لگا سکیں۔

نظریہ پاکستان چونکہ سیاسی واقتصادی زندگی اور بین الاقوامی تعلقات کو اسلام کی بنیاد پر تعمیر کرتا ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو وحدت کے دھاگے میں پروتا اور ان کی داخلی وخارجی پالیسیوں کو اس کے مطابق تعمیر کرتا ہے اس لئے یہ اسرائیل کیلئے باعث رنج وغم بنا ہوا ہے اور وہ ایک لمبے عرصے سے وطن عزیز کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے اور وہ کوئی موقع ہندوستان سے تعاون کا ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ حالیہ پاک بھارت کشیدگی میں بھی اس نے ہندوستان کا بھرپور ساتھ دیا ہے۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ وہ نسخہ جو ہمارے وجود کی بقا کا ضامن ہے آج کا حکیم اسے فرسودہ اور ناقابل عمل بنا رہا ہے اور ملک کا سرمایہ دار عیاش طبقہ جو عوام کا خون چوس چوس کے بہت توانا ہو چکا ہے وہ اس تجویز پر پوری قوت سے واہ واہ کر رہا ہے اور مسلمہ تاریخی حقائق کا منہ چڑا رہا ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ اس وقت ہو رہا ہے جب دشمن پوری طرح کیل کانٹے سے لیس ہو کر ہماری سرحدوں پر مورچہ زن ہے۔ جو قوم معرکہ کے وقت اپنے گھریلو جھگڑوں میں الجھ جائے اور خود ہی اپنی ہاتھ پاؤں کاٹنے شروع کردے اس کی بربادی کو آخر کیا نام دیا جائے......؟